بچوں کیلئے
ایک تھی ثریا
نورین خان

ایک تھی ثریا

تحریر

نورین خان

ایک تھی ثریا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بلوچستان کے ہلچل والے ایک مشہور شہر میں ثریا نام کی ایک نوجوان لڑکی رہتی تھی۔ثریا ایک تخیلاتی اور تخلیقی روح کی مالک تھی جو ہمیشہ اپنے خیالات کے اظہار کرنے کے نئے نئے طریقے تلاش کرتی تھی۔وہ اپنے اردگرد کی دنیا کے لیے ایک ناقابل تسخیر تجسس رکھتی تھی اسکو کائنات کے رنگینوں سے لگاو تھا اور اپنے مشاغل کو پروان چڑھانے کا گہرا جذبہ رکھتی تھی۔

ثریا کا پسندیدہ مشغلہ پینٹنگ تھا۔وہ متحرک اور دلکش رنگوں کے گلشن اور ہر سائز کے پینٹ برشوں سے بھرے جار کیساتھ پینٹنگ بناتے گھر میں اپنے آرام دہ کمرے میں گھنٹوں گزارتی۔اپنے برش کے ایک جھٹکے سے وہ ایک

عام سفید کینوس میں زندگی کے رنگ بھر سکتی ہے اور اسے ایک شاندار شاہکار میں تبدیل کر سکتی ہے۔

پینٹنگ ثریا کے بہت سے مشاغل میں سے ایک تھی۔وہ قدرتی راستوں پر گھومنا بھی پسند کرتی تھی وہ خود کو باہر کی خوبصورتی میں غرق کرتی تھی اور کائنات کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہوتی تھی۔اپنے کیمرے سے لیس ثریا نے پرندوں کے پھولوں کے اور وادیوں کے مناظر کو ہمیشہ کے لیے ویڈیو میں محفوظ کرتی ہوئے ان کی واضح تفصیلات کو بھی محفوظ کر لیا کرتی تھی۔

اسی طرح ثریا کے اور بھی مشاغل تھے جیسے کہ

موسیقی نے بھی ثریا کو مسحور کیا ہوا تھا ثریا مہدی حسن اور ملکہ نورجہاں کے گیت سنتی تھی اور اس نے خود بھی اپنی پھرتیلی انگلیاں آسانی کے ساتھ چابیوں کے ساتھ رقص کرتے ہوئے دھنیں پیدا کیں جو سننے والے ہر شخص کے اندر ایک انجان جذبات کو جنم دے سکتی تھیں۔چاہے اس نے

کلاسیکی کمپوزیشن کی ہو یا اپنی دھنیں لکھی ہوں موسیقی اس کا سکون اور وقت گزارنے کا ذریعہ بن جاتی تھی۔

ثریا کے پاس جستجو کرنے والا دماغ تھا اور کچھ نا کچھ کرنے کا شوق ہوتا تھا فارغ نہیں بیٹھی کبھی۔اس نے فلکیات کی تاریخ اور طبیعیات جیسے مختلف مضامین کے کتابوں میں ڈوبتے ہوئے ان گنت گھنٹے گزارے۔ سیکھنے کے لیے اس کے جذبے کی کوئی حد نہیں تھی اور ہر صفحہ پلٹا ایک ایسی دنیا دریافت تھی جسے سوچ کر وہ خیالوں میں کھو جاتی تھی۔

اپنے فنی اور فکری مشاغل کے علاوہ ثریا کا دل انسان دوست تھا۔ اس نے اپنا وقت مقامی جانوروں کی پناہ گاہ میں رضاکارانہ طور پر کام کرنے کے لیے وقف کر دیا تھا جہاں وہ بے گھر جانوروں کی دیکھ بھال کرتی تھی جب تک کہ انہیں ہمیشہ کے لیے گھر نہ مل جائیں انہیں پیار اور مدد فراہم کرتی تھی۔ثریا نے ان لوگوں کی زندگیوں میں تبدیلی لانے میں بہت خوشی

محسوس کرتی تھی جو خود سے بات نہیں کر سکتے تھے۔ثریا چپکے سے ان
لوگوں کی مدد کرتی تھی

جیسے جیسے سال گزرتے گئے ثریا کے مشاغل نے اسے ایک قابل ذکر
نوجوان لڑکی بنا دیا۔اس کی پینٹنگز نے گیلریوں کو آراستہ کیا اس کی تصاویر
نے معروف میگزین کے سرورق کو سجا دیا اور اس کی موسیقی نے عظیم
الشان کنسرٹ ہالوں میں سامعین کو مسحور کردیا۔ثریا کی علم کی پیاس نے
اسے اپنی تحقیق کے ذریعے کائنات کے اسرار سے پردہ اٹھاتے ہوئے ایک
معزز سائنسدان بننے کا فیصلہ کیا اور ریسرچ کرنے پر زور دیتی کہ یہ دنیا
خالق کائنات نے عبث پیدا نہیں کی بلکہ اس کے ہر رنگ میں اللہ تعالی کی
قدرت کے نظارے ہے اور اس دنیا کو اللہ نے بےمقصد پیدا نہیں کیا بلکہ
ہر خیر اور شر کا حساب ہو گا اور ہمیں ہمیشہ اللہ پاک کا شکر گزار ہونا
چاہئے کہ ایسی حسین دنیا میں ہمیں پیدا کیا اور اشرف المخلوقات بنایا۔

لیکن اپنی تمام تر کامیابیوں کے باوجود ثریا اپنے شوق کی قدروقیمت کو کبھی نہیں بھولی۔اسکے مشاغل محض تفریح نہیں تھے۔بلکہ ان مشغلوں نے اس کے چھپے ہوئے جوہر کی تعریف کی اور اس کی تخلیقی صلاحیتوں کو ہوا دی اور اسے تکمیل اور خوشی کا احساس فراہم کیا۔ان مشغلوں نے اسے یاد دلایا کہ وہ آسان ترین چیزوں میں خوبصورتی تلاش کرنے کے لیے مزید تلاش کرنا بند نہ کرے بلکہ اور غوروفکر کرے اور ہمیشہ اس کے جذبوں کی پیروی کرے کیونکہ وہ مشاغل اس کی روح کی حقیقی عکاسی ہیں۔

اور اس لیے ثریا کی کہانی ان تمام لوگوں کے لیے ایک سبق کا کام کرتی ہے کہ انسان کو خود کو مصروف رکھنا چاہیے اور اچھے کارآمد مشاغل سے ہی وہ خوشی پا سکتا ہے اور اسی طرح ایک پرجوش اور صحت مند زندگی گزار سکتا ہے ۔